سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

راؤ سوما شیکرا اور دیگران

بنام

ریاست کرناٹکا اور دیگر

16 ستمبر 1997

[سجاتا وی۔منوہر اور ایم۔جگن نادھا راؤ، جسٹسز]

ملازمت قانون

کرناٹک سول سروس (ترمیم شدہ تنخواہ) قواعد، 1970- سابق ریاست حیدرآباد میں خدمات انجام دینے والے سیکنڈری اسکول اساتذہ میں تنخواہوں میں عدم مساوات- 1.1.1956 تک ریاست کرناٹک کو مختص کی گئی- جسٹس ٹوکول رپورٹ-تنخواہ اسکیل میں عدم مساوات 1.1.1970 سے ختم ہو گئی- 1.1.1957 سے 51.12.1969 کی مدت کا دعویٰ منظور نہیں کیا گیا- منعقد، 1.1.1970 کے طور پر منقطع تاریخ طے کرنا امتیازی یا صوابدیدی نہیں ہے- ریاستی تنظیم نو ایکٹ، 1956/ آئین ہند، 1950 آرٹیکل 14۔

آئین ہند، 1950- آرٹیکل 32 پٹیشن 1991 میں دائر- 1.1.1957 سے 31.12.1969 کی مدت کے لئے دعوی-لاگو ہونا۔

ہندوستان کا آئین، 1950- آرٹیکل 32 درخواست 1991 میں دائر کی گئی- 1.1.1957 سے 31.12.1969 تک کی مدت کے لیے دعویٰ-غفلت- قابل اطلاق۔

درخواست گزار ریاست کرناٹک کے سیکنڈری اسکول کے اساتذہ تھے۔ تنظیم نو سے پہلے کچھ ثانوی گریڈ کے اساتذہ سابق ریاست حیدرآباد میں تھے۔ تنظیم نو کے بعد سابق ریاست میسور میں متعلقہ عہدوں کو الاٹ شدہ اہلکاروں کے عہدوں کے برابر کر دیا گیا۔ سیکنڈری اسکول کے اساتذہ کی تنخواہوں میں عدم مساوات تھی، جسے تقریبا 14 سال تک جاری رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جسٹس ٹکول کی رپورٹ کی بنیاد پر کرناٹک سول سروس (نظرثانی شدہ تنخواہ) رولز، 1.1.1970 1970 کو نافذ کیا گیا تھا جس کے ذریعہ ثانوی اساتذہ کے اسکیل کو الاٹ شدہ حیدرآباد افسران کے اسکیل کے برابر لایا گیا تھا۔ 1.1.1957 سے 31.12.1969 تک کی مدت کے لئے تنخواہ کے پیمانے میں عدم مساوات جاری رہی۔ پرائمری اسکولوں کے غیر الاٹی اساتذہ نے اپنی تنخواہوں کو برابر کرنے کے لئے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔

سمجھوتے کے نتیجے میں 1.1.1978ء سے پیمانے میں 50 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے بعد حکومت نے 10.8.1979 کو تمام پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کے احکامات جاری کیے۔ سیکنڈری اسکول کے کچھ اساتذہ نے ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی جس میں 1.1.1957 سے 31.12.1969 کی مدت کے لئے مساوی تنخواہ کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن اسے غفلت کی بنیاد پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ موجودہ درخواست آرٹیکل 32 کے تحت سیکنڈری گریڈ کے دیگر اساتذہ کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔

درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ ریاستی تنظیم نو ایکٹ سے پیدا ہونے والی تقریبا تمام تفصیلات میں پرائمری اسکول کے اساتذہ کی تنخواہوں کی تمام شکایات کو ریاستی حکومت نے مثبت طور پر دور کیا ہے لیکن ثانوی اسکول کے اساتذہ کی شکایات کا ازالہ نہیں کیا گیا ہے اور یہ امتیازی سلوک ہے۔ یہ بھی دلیل دی گئی کہ 31.12.1969 کو مساوات برقرار رکھنے کی تاریخ کے طور پر مقرر کرنا کسی بھی منطقی معیار پر مبنی نہیں تھا۔

مدعا علیہ کی دلیل یہ تھی کہ پرائمری اساتذہ کے معاملے پر امتیازی سلوک کی درخواست دائر کرنے کے لئے بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ہے، یہاں تک کہ اگر ریاستی تنظیم نو سے شکایات پیدا ہوتی ہیں تو ریاست کے پاس شکایات کو دور کرتے وقت مختلف اختیارات ہوتے ہیں اور اگر وہ کسی خاص فارمولے کا انتخاب کرتی ہے یا ایک خاص تاریخ طے کرتی ہے جس تک صرف تنخواہوں پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے، عدالتی نظر ثانی کی عدالت کے

لئے اس طرح کے انتخاب میں مداخلت کرنا جائز نہیں تھا۔ یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ ریاست کے مالی معاملات سیکنڈری اسکول کے اساتذہ کو یہ فائدہ دینے کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔

عرضی درخواست مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقد۔1.1 : ثانوی اسکولوں کے اساتذہ کے بارے میں جسٹس ٹکول کمیشن کی رپورٹ کے بعد 1.1.1970 کی منقطع تاریخ مقرر کی گئی ہے، جو من مانی نہیں ہے اور نہ ہی آئین ہند، 1950 کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔(D-132)

1.2 ریاستی حکومت کے پاس اس کے سامنے کمیشن کی رپورٹ موجود تھی اور اس کی بنیاد پر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ 1.1.1970 سے ممکنہ طور پر تفاوت کو ختم کیا جانا چاہئے نہ کہ 1.1.1957 سے سابقہ طور پر۔سوال یہ ہے کہ جس تاریخ سے ترازو کو مساوی کیا جانا چاہئے وہ 1.1.1970 ہونا چاہئے یا اگلی یا بعد کی تاریخ ایک ایسا معاملہ تھا جس پر تمام عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے پہنچنا تھا۔اس عدالت کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوگا کہ کس تاریخ سے موجودہ ترازو کے تسلسل کو امتیازی سمجھا جائے یا یہ تسلسل ریاستی تنظیم نو کے ایکٹ کے سیکشن 119 سے پیدا ہونے والے عارضی کردار کو کھو دے گا۔[A- 132;H-131]

2۔ صرف اس لئے کہ غیر الاٹ شدہ پرائمری اساتذہ کی شکایات کافی وقت گزرنے کے بعد بھی دور کر دی گئیں، یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ سیکنڈری اسکول کے اساتذہ کی شکایات، چاہے وہ بعد میں ہی کیوں نہ ہوں، 1.1.1957 سے 31.12.1969 کی مدت کے لئے بھی حل کی جانی چاہئے تھیں۔کرناٹک کی ریاست نے محسوس کیا ہوگا کہ غیر الاٹ شدہ پرائمری اسکول کے اساتذہ کی شکایت جن کی تنخواہیں غیر الاٹ شدہ ثانوی اسکول کے اساتذہ کی تنخواہوں سے کم ہیں، سنگین تشویش کا معاملہ ہے جسے 1979 یا 1986 کے بعد بھی حل کرنے کی ضرورت ہے۔[132-بی-سی]

3۔ آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواستوں پر بھی غفلت کا اصول یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔موجودہ عرضی درخواست سال 1991 میں دائر کی گئی ہیں جن میں 1.1.1957 سے

31.12.1969 تک تنخواہوں کو برابر کرنے اور اس مدت کے بقایا جات کی ادائیگی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔
132-D; 129-E]

رابندر ناتھ بمقابلہ یونین آف انڈیا، [1970] 2 ایس سی آر 697، پر انحصار کرتا تھا۔

موٹر جنرل ٹریڈرز بمقابلہ ریاست اے۔ پی۔ [1984] 1 ایس سی سی 222 ریاست مدھیہ پردیش بمقابلہ بھوپال شوگر انڈسٹریز لمیٹڈ، [1964] 6 ایس سی آر 846 اور شری اڈ مار مٹھ کے ایچ۔ ایچ۔ شری سوامی جی۔ وغیرہ بنام کمشنر، ہندو مذہبی اور خیراتی انڈومنٹس ڈپارٹمنٹ اور دیگران، [1980] 1 ایس سی آر 368، کا حوالہ دیا گیا۔

اصل دیوانی کا دائرہ اختیار : عرضی درخواست (سی) نمبر 704 آف 1991۔
(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)۔

سے

عرضی درخواست نمبر 827/90، 822، 416 اور 781/91۔

پی۔ آر۔ راماش، ایس۔ آر۔ بھٹ، نوین آر۔ ناتھ، مسز کرن بھاردواج، ایس۔ کے۔ کلکرنی، سوریہ کانت اور ایم ویر اپا پیش ہوئے۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا

جسٹس ایم جگن ناتھ راؤ نے کہا کہ آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی یہ پانچ عرضی درخواستا یک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ایک ہی سوال اٹھاتے ہیں۔ درخواست گزار ریاست کرناٹک کے سیکنڈری اسکول کے اساتذہ ہیں جو سرکاری اور سرکاری امداد یافتہ ثانوی اسکولوں میں خدمات

انجام دے رہے ہیں۔

سابق ریاست حیدرآباد میں کچھ ثانوی گریڈ کے اساتذہ جو 1.11.1956 کو ریاست کرناٹک کو الاٹ کیے گئے تھے۔تنظیم نو کے بعد سابق ریاست میسور میں متعلقہ عہدوں کو الاٹ کیے گئے اہلکاروں کے عہدوں کے برابر کر دیا گیا۔یکم جنوری 1957ء اور پھر یکم جنوری 1961ء کو پے اسکیل پرنظر ثانی کی گئی لیکن پے اسکیل میں عدم مساوات کو جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔یہ بے قاعدگی تقریباً چودہ سالوں تک جاری رہی، جب جسٹس ٹکول کی سربراہی میں پے کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر 1.1.1970 کو نافذ ہونے والے متعلقہ کرناٹک سول سروس (نظر ثانی شدہ تنخواہ قواعد،1970) کے تحت پہلی بار، 1.1.1970 سے کرناٹک کے تمام اساتذہ کے اسکیل میں اضافہ کرکے حیدرآباد کے الاٹ کردہ افسروں کے پیمانے کے برابر لایا گیا۔لیکن 1.1.1957 سے 31.12.1969 تک کی مدت کے لئے حکومت کرناٹک کے سیکنڈری اسکول اساتذہ کی شکایت جاری رہی اور اسے دور نہیں کیا گیا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ جہاں تک ایک طرف میسور اور کرناٹک پرائمری اسکول کے اساتذہ اور حیدرآباد پرائمری اسکول کے اساتذہ کے درمیان تنخواہ میں عدم مساوات کا تعلق ہے،تو 1986 کے آخر میں سرکاری احکامات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شکایات ریاستی تنظیم نو ایکٹ، 1956 سے بھی پیدا ہوتی ہیں۔اسی بنیاد پر میسور اور کرناٹک کے سیکنڈری اسکولوں کے اساتذہ کا دعویٰ ہے کہ 1.1.57 سے 31.12.69 کی مدت کے لئے ان کی جائز شکایت کو دور کرنے کے لئے وقت کا فاصلہ کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

اس دلیل کی حمایت میں حقائق کے دو سیٹوں پر انحصار کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے کرناٹک کے غیر الاٹ شدہ پرائمری اسکول اساتذہ نے کرناٹک ہائی کورٹ میں 1971 کی عرضی درخواست نمبر 2801 دائر کی جس میں ان کی تنخواہ کو حیدرآباد علاقے کے پرائمری اسکول کے اساتذہ سے تشبیہ دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ہائی کورٹ نے 10.1.1975 کو مذکورہ عرضی درخواست کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ مساوی تنخواہ سے انکار امتیازی سلوک ہے۔ 1975 کے ایس ایل پی نمبر 908 میں رٹ درخواست گزاروں نے شری رگھورام ہیگڑے اور دیگر کے معاملے میں اس عدالت کو ترجیح دی۔ ریاست میسور میں یکم جنوری 1978ء سے ایک سمجھوتہ طے پایا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ تنخواہوں کے درمیان

50 فیصد فرق دیا جائے گا۔ کرناٹک پرائمری اسکول کے اساتذہ کی تنخواہ میں 1.1.78 سے 50 فیصد اضافہ کیا جانا تھا۔ اسکیل میں اضافہ صرف حساب کتاب اور تنخواہ کے تعین کے مقصد سے کیا گیا تھا لیکن 31.12.77 تک بقایاجات کی ادائیگی کے لئے نہیں۔ سمجھوتے میں شامل مختلف تفصیلات کو 10.8.1979 کو کرناٹک حکومت کی کارروائی میں شامل کیا گیا تھا۔ ایک بار پھر، جب مذکورہ سمجھوتے پر عمل درآمد کیا جا رہا تھا، تو حکومت نے اس سمجھوتے کا فائدہ ریاست کرناٹک میں 1.11.56 کے بعد بھرتی ہونے والے پرائمری اسکول کے اساتذہ کو ملنے سے روک دیا۔ بی ٹی راماسوامی بمقابلہ بی ٹی میں اس کو کامیابی سے چیلنج کیا گیا تھا۔ ریاست کرناٹک، (ڈبلیو پی 54/82 اور بیچ) کرناٹک ہائی کورٹ کے سامنے 6.12.1985 کے فیصلے کے ذریعہ۔ اس کے بعد حکومت نے 8.7.1986 کے اواخر میں ایک حکم نامہ جاری کیا، جس میں 10.8.1979 کے اپنے حکم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تمام پرائمری اسکول کے اساتذہ یعنی نہ صرف سابق میسور ریاست کے اساتذہ بلکہ 1.11.1956 کے بعد بھرتی ہونے والے پرائمری اساتذہ کو بھی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا۔ یہ صرف پرائمری اساتذہ تک محدود تھا۔

31.12.1969 تک بھرتی کیا گیا. حکومت نے 10.8.1979 کے اپنے پہلے کے حکم کے مطابق اعلی تنخواہ اسکیل کی ادائیگی کرنے کی ہدایت دی اور 1.1.78 سے 31.3.1986 کی مدت کے بقایا جات جنرل پرووڈنٹ فنڈ اکاؤنٹ میں جمع کیے جانے تھے اور پرائمری اسکول کے اساتذہ کو 1.1.1986 کے بعد ادا کیے جانے والے فرق کی ادائیگی نقد میں کی جانی تھی۔ اس طرح 8.7.86 کے اواخر میں ریاست کرناٹک نے تنخواہ وغیرہ کے سلسلے میں پرائمری اساتذہ کی شکایات کو دور کیا جبکہ حیدرآباد پرائمری اساتذہ کو کرناٹک کو الاٹ کیا گیا تھا۔

کرناٹک ہائی کورٹ نے 7.9.1975 کے فیصلے کے ذریعہ پرائمری اسکول کے اساتذہ کو گرانٹ ان ایڈ اسکیموں میں 10.8.79 کے سرکاری حکم کا فائدہ دیا۔ ریاست کرناٹک بمقابلہ اے وینکٹا پیا کی اس عدالت نے اس میں مداخلت نہیں کی تھی، (سی اے نمبر 13757 / 96 تاریخ 28.10.96)۔ اس فیصلے میں اس عدالت نے 1993 کے ایس ایل پی (سی) 21003- 113 وغیرہ کی برطرفی کا بھی حوالہ دیا جس میں اس عدالت نے ریاستی انتظامی ٹریبونل کے اس حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا تھا جس میں کرناٹک کے مقامی حکام کے تحت پرائمری اسکول کے اساتذہ کو 10.8.79 کے حکم کا فائدہ دیا گیا

تھا۔

پرائمری اسکول کے اساتذہ کے حق میں مذکورہ بالا دو مثبت پیش رفتوں کے پیش نظر سیکنڈری اسکول کے اساتذہ نے 1987 کے او اے 2205 اور 2206 میں کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل سے رجوع کیا اور دلیل دی کہ انہیں 1.1.1957 سے 31.12.1969 تک کی مدت کے لئے بھی پے اسکیل برابری ملنی چاہئے۔ ٹریبونل نے 14.12، 1989 کو غفلت کی بنیاد پر درخواست مسترد کر دی۔ اس کے بعد کرناٹک کے دیگر سیکنڈری گریڈ ٹیچروں نے اس عدالت میں موجودہ عرضی درخواست دائر کی ہے جس میں 1.1.1957 سے 31.12.1969 تک تنخواہوں کو مساوی کرنے اور اس مدت کے بقایا جات کی ادائیگی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ عرضی درخواستیں سامنے آئی ہیں۔

درخواست گزار ثانوی اسکول کے اساتذہ کے وکیل نے دلیل دی ہے کہ 1986 کے آخر میں اور اب 1994 اور 1996 تک پرائمری اسکول کے اساتذہ کی تمام تنخواہوں کی شکایتوں کو ریاستی حکومت نے مثبت طور پر دور کر دیا ہے، لیکن ثانوی اسکول کے اساتذہ کی شکایتوں کو ریاستی حکومت نے مثبت طریقے سے دور کر دیا ہے۔ 1.1.1957 سے 31.12.1969 کی مدت کے لئے ریاست کی تنظیم نو سے پیدا ہونے والے اقدامات کا بھی ازالہ نہیں کیا گیا ہے اور یہ امتیازی سلوک ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ کام بقایا جات کو ان کے پی ایف اکاؤنٹ میں جمع کرنے اور 1.11.1956 کے بعد بھرتی ہونے والے پرائمری اساتذہ کو 31.12.1969 تک تمام فوائد فراہم کرنے کی ہدایت دے کر کیا گیا تھا۔ درخواست گزاروں کی دلیل ہے کہ مساوات برقرار رکھنے کی تاریخ کے طور پر 31.12.1969 کا تعین کسی بھی منطقی معیار پر مبنی نہیں ہے، جس کا ریاستی تنظیم نو ایکٹ سے پیدا ہونے والی بے قاعدگیوں سے کوئی تعلق ہے۔ کچھ درخواست گزاروں کے فاضل وکیل جناب ایس آر بھٹ نے دلیل دی کہ 1.1.57 سے 31.12.69 کی مدت کے سلسلے میں شکایت کو 1.11.1956 کے بعد 14 سال تک برقرار رکھنا آرٹیکل 1.170 کی خلاف ورزی ہے۔ آئین ہند کی دفعہ 14 فاضل وکیل نے موٹر جنرل ٹریڈرز بمقابلہ موٹر جنرل ٹریڈرز کیس میں اس عدالت کے فیصلے پر بھرپور بھروسہ کیا۔ ریاست اے پی، [1984] 1 ایس سی سی 222 اور دیگر معاملات۔

دوسری جانب مدعاعلیہ کے وکیل نے کہا کہ 1956 میں ریاستی تنظیم نو کی وجہ سے الاٹی افسروں اور میسور افسروں کے درمیان تنخواہ کے پیمانے میں اختلافات پیدا ہونا لازمی ہے اور مختلف جغرافیائی علاقوں کی وجہ سے تاریخی وجوہات کی بنا پر ان کا جواز پیش کیا جاتا ہے۔ یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ درخواست گزار جو سیکنڈری اسکول کے ٹیچر ہیں، انہوں نے 1.11.1956 کے بعد کرناٹک اسکیل کا انتخاب کیا ہے اور اب وہ ان اعتراضات کو نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پرائمری اساتذہ کے معاملے پر امتیازی سلوک کی درخواست اٹھانے کے لئے بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ہے، یہاں تک کہ اگر ریاست کی تنظیم نو سے شکایات پیدا ہوتی ہیں تو ریاست کے پاس شکایات کو دور کرنے کے لئے مختلف اختیارات ہوتے ہیں اور اگر وہ کسی خاص فارمولے کا انتخاب کرتی ہے یا ایک خاص تاریخ طے کرتی ہے جس تک صرف تنخواہ کے اسکیل پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے، عدالتی نظر ثانی کی عدالت کے لئے اس طرح کے انتخاب میں مداخلت کرنا جائز نہیں ہے۔ ریاست کے مالی معاملات ثانوی اسکول کے اساتذہ کو یہ فائدہ دینے کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔

اس عدالت کو اس سوال پر غور کرنے کا موقع ملا کہ ریاستوں کی تنظیم نو ایکٹ 1956 کی دفعہ 119 کے تحت موجودہ قوانین کو جاری رکھنے کی عارضی نوعیت کیا ہے اور کیا مذکورہ ایکٹ سے پیدا ہونے والی عدم مساوات کو دور کرنے میں تاخیر کو ریاست کو کسی خاص مدت کے اندر ٹھیک کرنا چاہئے۔ ریاست مدھیہ پردیش بمقابلہ بھوپال شوگر انڈسٹریز لمیٹڈ، [1964] 6 ایس سی آر 846 (852-854) میں یہ مشاہدہ کیا گیا تھا کہ اگرچہ ریاستوں کی تنظیم نو ایکٹ، 1956 کے بعد اس ایکٹ کی دفعہ 119 کے ذریعہ پرانے علاقے کے قوانین کو برقرار رکھنا اپنے آپ میں امتیازی سلوک نہیں تھا، بھلے ہی اس کے نتیجے میں تاریخی وجوہات کی بنا پر نئی ریاست میں افراد، اشیاء اور لین دین کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا ہو۔ پھر بھی 'وقت گزرنا' مسلسل امتیازی سلوک کو متاثر کرسکتا ہے۔ مندرجہ بالا معاملے میں یہ مشاہدہ کیا گیا تھا کہ:

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ضرورت اور مصلحت کے خیالات ختم ہو جائیں گے اور تاریخی وجوہات کی بنا پر جغرافیائی علاقوں کی درجہ بندی کو جائز قرار دینے والی بنیادیں درست نہیں رہیں گی۔ ایک خالص عارضی شق جس نے زبردست قوتوں کی وجہ سے تنظیم نو ایکٹ نافذ ہونے کے وقت امتیازی سلوک کو جائز ٹھہرایا تھا، کو واضح طور پر مستقل ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، تاکہ ابتدائی مصلحت اور ضرورت کے غائب ہونے کے بعد اس کی حمایت کرنے کے لئے عقلی بنیاد کے بغیر اس علاج کو برقرار رکھا جاسکے۔

اگرچہ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ نئی ریاست میں موجودہ قوانین کا تسلسل برقرار نہیں رہ سکتا" لیکن کیا غیر مساوی قوانین کا تسلسل اپنے آپ میں بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر غیر قانونی امتیازی سلوک کی درخواست کو برقرار رکھتا ہے، اس کا تعین ان بنیادوں کے تسلسل کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے جن کی بنیاد پر عدم مساوات کو منطقی طور پر قائم کیا جاسکتا ہے، اور حالات کی تبدیلی، اگر کوئی ہو، جس نے تنظیم نو ایکٹ کے نفاذ کے وقت موجود مصلحت اور ضرورت کی مجبوری کو ختم کر دیا۔

اسی طرح کے اصول اس عدالت نے ایچ ایچ میں مقرر کیے تھے۔ شری اڈمارمٹھ کے شری سوامی جی، وغیرہ کمشنر ہندو مذہبی اور خیراتی انڈومنٹس ڈپارٹمنٹ اور دیگر، [1980] 1 ایس سی آر 368 (387-388) جس میں یہ مشاہدہ کیا گیا تھا کہ" مساوی افراد پر غیر مساوی قوانین کے اطلاق کو واپس لینے کے فیصلے میں غیر مناسب طور پر تاخیر نہیں کی جاسکتی ہے کیونکہ تاریخی وجوہات کی مطابقت ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ختم ہونے والا ہے۔" معاملے کے حقائق کو دیکھتے ہوئے عدالت نے اس شق کو منسوخ کرنے سے گریز کیا کیونکہ زیر غور مدت صرف پانچ یا چھ سال تھی اور اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے مناسب اعداد و شمار دستیاب نہیں تھے کہ آیا قانون سازی کو جاری رکھنا معاندانہ امتیازی سلوک کے مترادف ہے یا نہیں۔ مذکورہ بالا احکامات کی پیروی موٹر جنرل ٹریڈرز بمقابلہ موٹر جنرل ٹریڈرز میں کی گئی۔ درخواست گزار کے وکیل نے ریاست اے پی کا حوالہ دیا۔

غور طلب ہے کہ ان عرضی درخواستوں میں 1.11.1956 کے بعد تنخواہوں کے پیمانوں میں فرق 1.1.1970 تک جاری رہا اور اسی تاریخ سے جسٹس ٹکول کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر میسور/ کاماتا کا سیکنڈری اسکول کے اساتذہ کے پیمانوں کو ریاست کرناٹک کو الاٹ کیے گئے سابقہ ریاست حیدرآباد کے سیکنڈری اسکول کے اساتذہ کے برابر لایا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، ریاست کو ان عدم مساوات کو دور کرنے میں تقریباً چودہ سال لگے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا مخالفانہ امتیاز کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے کسی جانچ کی ضرورت ہے، درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ اس میں کوئی تنازعہ نہیں ہے کیونکہ ریاست حیدرآباد اور کرناٹک کے الاٹ شدہ علاقوں میں عہدوں کو 1956 کے فوراً بعد برابر کر دیا گیا تھا۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ کیا 1991 میں اس عدالت میں دائر کی گئی عرضی درخواستز میں ہم مداخلت کرنے پر مجبور ہیں؟

ہمارا ماننا ہے کہ ریاستی حکومت کے سامنے کمیشن کی رپورٹ تھی اور اس بنیاد پر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ عدم مساوات کو 1.1.1970 سے ممکنہ طور پر ختم کیا جانا چاہئے نہ کہ 1.1.1957 سے۔ سوال یہ ہے کہ جس تاریخ سے پیمانوں کو مساوی کیا جانا چاہئے تھا وہ 1.1.1970 ہونا چاہئے یا پہلے یا بعد کی تاریخ ایک ایسا معاملہ تھا جس پر تمام عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جانا چاہئے تھا۔ اس عدالت کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوگا کہ کس تاریخ سے موجودہ پیمانے کو برقرار رکھنے کو امتیازی سلوک سمجھا جائے یا ریاستوں کی تنظیم نو ایکٹ کی دفعہ 119 کے نتیجے میں جاری رہنے سے اس کا عارضی کردار ختم ہو جائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ ریاست کرناٹک نے محسوس کیا ہو کہ جن اسکولوں کی تنخواہیں غیر الاٹ شدہ سیکنڈری اسکول اساتذہ کی تنخواہوں سے کم ہیں، ان کی شکایت سنگین تشویش کا باعث ہے، یہاں تک کہ 1979 یا 1986 کے اواخر میں بھی ان کے ازالے کی ضرورت ہے۔ صرف اس لئے کہ غیر الاٹ شدہ پرائمری اساتذہ کی شکایات کافی وقت گزرنے کے بعد بھی دور کردی گئیں، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سیکنڈری اسکول کے اساتذہ کی شکایات، چاہے وہ دیر سے ہی کیوں نہ ہوں، کو بھی 1.1.1957 سے 31.12.1969 کی مدت کے لئے حل کیا جانا چاہئے تھا۔ سب سے بڑھ کر، اس میں شامل مالی بوجھ بھی متعلقہ غور وخوض کا معاملہ تھا۔ لہٰذا ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ سیکنڈری اسکول کے اساتذہ کے بارے میں جسٹس ٹکول کمیشن کی رپورٹ کے بعد طے شدہ 1.1.1970 کی منقطع تاریخ من مانی یا آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ بہرحال، ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت استعمال ہونے والی درخواستوں پر بھی غفلت کا اصول یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔ یونین آف انڈیا، [1970] 2 ایس سی آر 697۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ان عرضی درخواستوں کو خارج کیا جاتا ہے۔

ایس وی کے آئی

درخواستیں مسترد کردی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document